استثنا اگر دیا بھی گیا ہے، تو وہاں کے عوام بھی اپنے بادشاہ یا صدر سے بھی مثالی کردار کی توقع رکھتے ہیں۔ وہ اُنھیں اس طرح کی چھوٹ یا آزادی دینے کو بھی تیار نہیں ہیں جو ایک عام شہری کو حاصل ہے۔ ماضی قریب میں امریکا کے صدر رچرڈ نکسن کو واٹر گیٹ سیکنڈل کا سامنا کرنے کی وجہ سے صدارت سے الگ ہونا پڑا۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ اُنھوں نے اپنے سیاسی مخالفین کے فون ٹیپ کرنے کی اجازت دی تھی۔ صدر بل کلنٹن کو مونیکا لیونسکی کیس میں انکوائری کمیشن کے سامنے وضاحت پیش کرنا پڑی۔ ان کا جرم یہ تھا کہ اُنھوں نے اپنی خاتون سٹاف افسر سے عشق بازی کی تھی اور پھر عوام کے سامنے جھوٹ بولا تھا۔

برطانوی عوام کے خیال میں صدرِ مملکت سے کسی جرم کا صدور محال ہے۔ فرض کیجیے اگر ملک کے خلاف بہت بڑی اخلاقی یا مالی کرپشن کا کوئی الزام سامنے آتا ہے تو برطانوی عوام اُس کی معزولی کی تحریک چلائیں گے۔ برطانوی بادشاہ چارلس اوّل کو اس بنا پر پھانسی کی سزا دی گئی کہ اُس نے پارلیمنٹ کو معزول کیا تھا۔ یہ ۱۶۴۸ء کا واقعہ ہے۔ اسی لیے ہمارے دانشور جو سربراہِ ریاست کو استثنا دینے کے حامی ہیں، اُنہیں مغرب کے 'ترقی یافتہ' جمہوری معاشروں کی ان روایات کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

خریدارانِ محدث توجہ فرمائیں

خریدارانِ محدث کو مدتِ خریداری ختم ہونے کی اِطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دی جاتی تھی اَب قارئین کی آسانی کے لیے محدث کے لفافہ پر چسپاں ایڈریس میں بھی زرِ سالانہ ختم ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ لہٰذا جن حضرات کو مارچ ۲۰۱۰ء اور جون ۲۰۱۰ء سے مدتِ خریداری ختم ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ از راہِ کرم اوّلین فرصت میں زرِ تعاون بھیج کر تجدید کروائیں۔ شکریہ

منجانب: محمد اصغر، مینیجر ماہنامہ 'محدث'، لاہور، فون: 0305-4600861

تحقیق وتنقید

محمد رفیق چودھری

غیر مسلموں پر شرعی قوانین کا نفاذ

ہمارے ہاں کے بعض تجدد پسند لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلامی ریاست کے شرعی قوانین کا نفاذ مسلمانوں پر تو ہوسکتا ہے مگر غیر مسلم شہریوں پر نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ لوگ اس حقیقت کو فراموش کردیتے ہیں کہ شرعی قوانین دراصل اسلامی ریاست کا وہ ملکی قانون (Law of the Land) ہوتا ہے جسے وہ بلا امتیاز اپنے ہاں کے تمام باشندوں پر نافذ کرنے کا حق رکھتی ہے۔

تعجب ہے کہ یہ لوگ ایک طرف تو اس عالمگیر سیاسی اُصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کی ہر آزاد اور خود مختار ریاست اپنا ملکی قانون (Public Law) اپنے تمام شہریوں پر نافذ کرسکتی ہے مگر دوسری طرف ان لوگوں کے تعصب اور ہٹ دھرمی کا حال یہ ہے کہ یہ لوگ اسلامی ریاست کو اُس کا یہ بنیادی حق دینے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ وہ بھی اپنے شہریوں پر اپنا ملکی قانون نافذ کرسکے۔

درحقیقت یہ ان مغرب زدہ دانشوروں کے علم ونظر کا افلاس ہے کہ وہ اسلام کو بھی دنیا کے دوسرے مذاہب کی طرح کا ایک مذہب سمجھتے ہیں۔ اسے بھی فرد کا ذاتی معاملہ (Private Matter) قرار دیتے ہیں۔ پھر کبھی اسے ملکی سیاست اور اِجتماعی زندگی سے بے دخل کردیتے ہیں اور کبھی یوں کہتے ہیں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کسی مذہب کو اس کے نہ ماننے والوں پر زبردستی ٹھونسا جائے؟

اہل علم جانتے ہیں کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح کا ایک مذہب نہیں ہے، بلکہ وہ ایک دین ہے جو انسان کی اِنفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں پر حاوی ہے۔ جس میں دین اور دنیا کی کوئی تفریق نہیں، جس میں دین اور سیاست الگ الگ نہیں۔ جو ایک مکمل ضابطۂ حیات

(A Complete Code of Life) ہے، جو اسلامی ریاست کا دستورِ مملکت ہے اور جو دنیاوی واُخروی زندگی کی فلاح کا ضامن ہے۔

فقہاے اسلام کے نزدیک اسلامی ریاست کا ملکی قانون (Public Law) وہاں کے تمام مسلم اور غیر مسلم شہریوں پر نافذ ہوتا ہے۔ البتہ غیر مسلموں کو اُن کے شخصی قانون پر عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر چوری کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا شرعی قانون ہے اور یہ اسلامی ریاست کا ملکی قانون ہے جس میں اگر کوئی مسلمان چوری کرے گا تو اس پر بھی یہ حد نافذ ہوگی اور اگر کوئی غیر مسلم چوری کا ارتکاب کرے گا تو وہ بھی یہی سزا پائے گا:

① امام ماوردیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب الأحکام السلطانية میں چوری کی حد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ويستوى في قطع السرقة الرجل والمرأ ة والحر والعبد والمسلم والكافر" (ص۲۸۴)

''چوری کے جرم پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ہر مجرم کو دی جائے گی خواہ وہ مجرم مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام اور مسلمان ہو یا کافر۔''

② تفسیر قرطبی میں ہے کہ

"ولا قطع على صبي ولا مجنون، ويجب على الذمي والمعاهد" (۱۶۸/۳)

''چوری کے جرم پر بچے اور پاگل کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور ذمی اور معاہد (غیر مسلموں) کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔''

③ امام ابن قدامہ حنبلیؒ اپنی مشہور کتاب المغني میں لکھتے ہیں کہ

"ويُقطع المسلم بسرقة مال المسلم والذمي، ويُقطع الذمي بسرقة مالهما، وبه قال الشافعي، وأصحاب الرأي ولا نعلم فيه مخالفًا" (۴۵۱/۱۲)

''کوئی مسلمان جب کسی مسلمان یا ذمی کا مال چوری کرے گا تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور کوئی ذمی جب کسی مسلمان یا ذمی کا مال چوری کرے گا تو اُس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا۔ امام شافعیؒ اور دوسرے اصحابِ رائے کا یہی قول ہے اور اس بارے میں کسی کا اختلاف ہمارے علم میں

نہیں ہے۔''

④ بداية المجتهد میں علامہ ابن رُشد نے چوری کی حد کے بارے میں ائمہ اَربعہ کی متفقہ رائے یہ لکھی ہے کہ کافر پر بھی اس کا اطلاق ہوگا لکھتے ہیں:

"اتفقوا على أن مِن شرطِه أن يكون مكلفًا، وسواءً كان حرًّا أو عبدًا، ذكرًا أو أنثىٰ، مسلمًا أو ذميًا" (۲/۴۰۷)

''اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص پر چوری کی حد جاری کی جائے، اُس کا مکلّف (عاقل بالغ) ہونا ضروری شرط ہے، چاہے وہ شخص آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت اور مسلمان ہو یا ذمی کافر۔''

⑤ موسوعة الاجماع في الفقه الاسلامي میں یہ اجماعی حکم لکھا ہے کہ

"إن إجماع المسلمين على أن المسلم تقطع يده إذا سرق مالاً لمسلم، أو لغيرمسلم، وعلى أن غير المسلم يقطع بسرقة مال المسلم ومال غيرالمسلم" (۱/۳۴۲)

''اس پر اہل اسلام کا اجماع ہے کہ ایسے مسلمان شخص کا ہاتھ کاٹا جائے گا جو کسی دوسرے مسلمان یا غیر مسلم کا مال چوری کرے۔ اسی طرح ایسے غیر مسلم شخص کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا جو کسی مسلمان یا غیر مسلم کا مال چوری کرے۔''

◉ مولانا امین احسنؒ اصلاحی بھی ذمیوں سمیت تمام شہریوں پر اسلامی ریاست کے شرعی قوانین کی تنفیذ کو درست سمجھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اسلامی حکومت میں ملکی قانون (Law of Land) اسلامی قانون ہی ہوگا اور ظاہر بات ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو ریاست کے اِسلامی ہونے کے سرے سے کوئی معنی ہی نہیں ہیں۔ مگر، جیسا کہ اُوپر واضح کیا جاچکا ہے ریاست یا اس کا قانون غیر مسلموں کے مذہب، تہذیب اور تمدن اور پرسنل لا میں دخیل نہیں ہوں گے۔'' (اسلامی ریاست از مولانا اصلاحی: ص۲۱۹)

◉ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بھی ایک اسلامی ریاست میں ذمیوں پر اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کو ضروری قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''تعزیرات کا قانون ذمی اور مسلمانوں کے لیے یکساں ہے اور اس میں دونوں کا درجہ مساوی ہے۔ جرائم کی جو سزا مسلمان کو دی جائے گی، وہی ذمی کو دی جائے گی۔ ذمی کا مال مسلمان چرا لے یا مسلمان کا مال ذمی چرا لے، دونوں صورتوں میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔''

(اسلامی ریاست از مولانا مودودیؒ: ص۶۰۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بات پر اجماعِ اُمت ہے کہ اسلامی ریاست میں چوری کی حد جہاں مسلمانوں پر نافذ ہوگی وہاں غیر مسلم شہریوں پر بھی نافذ ہوگی اور اس بارے میں اہل اسلام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

آج مسلم ریاستوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو اُن کے شخصی قوانین پر عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے، جبکہ مغرب کی نام نہاد متمدن ریاستیں وہاں کی مسلم اقلیت کو اُس کے شخصی قانون پر عمل کرنے کا حق دینے کے لیے قطعاً آمادہ نہیں۔ افسوس! اس صریح ظلم پر تو ہمارے ہاں کے دانش فروشوں کا دل کبھی نہیں پسیجتا مگر جب کوئی اسلامی ریاست غیر مسلم اقلیت پر اپنا ملکی شرعی قانون نافذ کرنے لگتی ہے تو ہمارے اُن اسلام دوستوں کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔

دین و دُنیا کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی مثالی درسگاہ جامعة لاهور الاسلامية (رحمانیہ)

داخلہ جاری

میٹرک پاس یا میٹرک کا امتحان دینے والے فارغ طلبہ فوری رابطہ کریں!

مدینہ یونیورسٹی میں متوقع داخلہ ✿ ممتاز طلبا کو ہر ماہ ۵۰۰ وظیفہ ✿ ہر شعبہ میں عمرہ کے 4 انعام

◎ اعلیٰ معیارِ تعلیم ◎ عربی گرامر اور تجوید پر خصوصی توجہ ◎ فاضل مدینہ یونیورسٹی و تجربہ کار اساتذہ

وسیع اور جدید نظامات سے مزین دو عمارتوں میں جملہ سہولیات سے آراستہ

مڈل تا ایم اے لازمی جدید تعلیم — بہترین کمپیوٹر لیب میں کمپیوٹر ٹریننگ

کلاس رومز اور ڈائننگ ہال کرسی میز پر — بہترین قیام و طعام — مفت علاج

اعزازات: 4 طلبہ کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی ◎ وفاق المدارس میں سب سے زیادہ 4 پوزیشنیں ◎ پنجاب یونیورسٹی اور اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں Ph.D کی پہلی پوزیشنیں ◎ بین الجامعاتی تقریری تحریری و حفظ قرآن وحدیث مقابلوں میں ممتاز پوزیشنیں ◎ طلبہ جامعہ کا مثالی مجلہ 'رشد' اور جامعہ میں وسیع لائبریری

مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی: ۹۱ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور، فون: 0301-4415977